

اس تقریر میں مودودی پوری آب و تاب کے ساتھ سایت کے بارے میں جلوہ گرفتار آتی ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ذات کا سہارا لے کر صاحبِ کرام کی سخت الفاظ میں توہین و تنقیح کی ہے۔ انداز تقریر اور سیاق و سبق کے لحاظ سے لفظ شہادت نحقیخیر کے مترادف ہے۔ یعنی مودودی کے نظریہ کے مطابق جائز شام بصرہ، کوفہ اور مصر بیدار ہے مانے ہوئے بہت سے صحابہ چہرہوں نے یہ زید کی امارت کو تسلیم کر کے بیٹت کر لی۔ وہ نحقیخیر کے زمرہ میں شامل ہیں جنکے الصحابہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ جبراہام حضرت عبد اللہ بن جبہ سے رضی اللہ عنہما بھی نحقیخیر میں شامل ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم الحمدین کو اس طرح کے توہین آمیز اظہاظ سے تعبیر کرنا مودودی کے بیت زدہ ذہن کی اختراع ہے، درہ اہل سنت کے نزدیک صحابہ کی یہ حیثیت ہے:

یہ حضرات ہدایت کے پڑائی اور علم کے
ظروف تھے۔ قرآن ان کے سامنے اترا
اور نیادین ان کے سامنے آیا۔ یہ اسلام
کے ان علم و معارف سے آگاہ تھے،
جہنیں کوئی دوسرا نہیں جان سکتا اور انہیں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی

حقیقت کر سکتا۔

کافوا مصائب الحدی وادعیة
العلم حضر و امن الکتاب تنبیه
و من الدین جدیدہ و عرفوا
من الاسلام صالم یعرفه
غیرهم و اخذوا امن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تاویل القرآن۔

البدایہ والنہایہ ص ۱۲۷

اور معمون مودودی کے آفرین ہے،

— جو لوگ ایسی بات کہتے ہیں ان کو صحابہ کرام کی طرف سے صفائی پیش کرنی چاہیے نہ کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو مطعون کرنا چاہیے۔

اہل سنت و اجماعت میں سے کوئی شخصی جیسا سنگدل نہیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس اقدام پر
معاذ اللہ مطعون کرتا ہو، اور نہیں کوئی ایسا فربے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم الحمدین کے متعلق سوچنے کا ارتکاب
کرتا ہے بلکہ یہ سایہ کا رکھا نہیں، وہ تغیرہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم الحمدین کو مطعون کرتے ہیں جیسا کہ
مودودی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم الحمدین کے یہ زید کے
دور غلافت میں اس طرز عمل سے جو مبدأ و اختلاف مترشح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اُس وقت موجود اکثر صحابہ کی پڑائی